REGD No. L. 5259

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۹۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

# الفضل

ربوہ

یوم ہفتہ ۱۳ شوال ۱۳۷۷ھ

فی پرچہ ۱۰/

جلد ۴۷/۱۲ ۴ ہجرت ۱۳۳۷ ہش ۴ مئی ۱۹۵۸ء نمبر ۱۰۴

## سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۲ مئی ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع مظہر ہے کہ

نزلہ کی شکایت ہے

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں ؛

# کشمیر کے سوال پر ترکی ہمیشہ پاکستان کی حمایت کریگا

## کراچی میں ترکی کے محکمہ خارجہ کے سکرٹری جنرل کا بیان

کراچی ۳ مئی ۔ کل یہاں ترکی کے محکمہ خارجہ کے سیکرٹری جنرل مسٹر ازنبل نے اعلان کیا کہ جب تک حکومت پاکستان اقوام متحدہ کی قراردادوں پر عمل پیرا رہے گی ۔ ترکی ہمیشہ کشمیر کے سوال پر پاکستان کی حمایت کرتا رہے گا ۔ مسٹر ازنبل وزیر اعظم ترکی مسٹر عدنان مندریز کے ہمراہ نئی دہلی سے کراچی پہنچنے پر اخبار نویسوں سے گفتگو کر رہے تھے انہوں نے کہا پاکستان نے اقوام متحدہ کی قرارداد کی مطابقت میں جو موقف اختیار کر رکھا ہے ۔ ہم نے اس کی ہمیشہ حمایت کی ہے ۔ قدرتی طور پر ترکی کے لئے یہ لازمی ہے کہ وہ جب تک متذکرہ صورت حال برقرار ہے اپنی تائید و حمایت کو جاری رکھے ۔ وزیر اعظم ترکی اور ان کے ساتھی جاپان فارموسا اور جنوبی کوریا کا سرکاری دورہ کرنے کے بعد نئی دہلی ہوتے ہوئے کل بذریعہ ہوائی جہاز کراچی پہنچے تھے ۔ مسٹر ازنبل نے کہا چونکہ نئی دہلی میں ہمارا قیام طے شدہ پروگرام کا حصہ نہیں تھا ۔ اس لئے مسٹر نہرو سے ہندوستان اور پاکستان کے مسائل پر کوئی بات چیت نہیں ہوئی انہوں نے مزید کہا جاپان فارموسا اور جنوبی کوریا کا ہمارا دورہ بہت مفید ثابت ہوا ہے ؛

## تحریک جدید کے شاندار نتائج

ربوہ ۔ ۲ مئی ۱۹۵۸ء کی شب کو بعد نماز عشاء مکرم ماسٹر محمد شفیع صاحب اسلم نے دفتر تحریک جدید میں "؟" کے عنوان کے تحت میجک لنٹرن کے ساتھ لیکچر دیا ۔ آپ نے مختلف تصاویر پیش کر کے واضح فرمایا کہ کس طرح تحریک جدید کے ذریعہ سیدنا حضرت المصلح الموعود ایدہ اللہ کے عہد خلافت میں اسلام کو زمین کے کناروں تک پھیلانے کی مساعی کی گئی ہیں ۔ اور اللہ تعالیٰ نے ان مساعی میں کتنی غیر معمولی برکت ڈالی ہے ۔ قریباً ایک گھنٹہ آپ نے لیکچر دیا ۔ جو احباب نے دلچسپی سے سنا ؛

## متحدہ عرب جمہوریہ میں سعودی عرب کی شمولیت کا سوال

دمشق ۳ مئی ۔ دمشق سے شائع ہونے والے اخبارات نے یہ اطلاع شائع کی ہے کہ متحدہ عرب جمہوریہ میں سعودی عرب کی شمولیت کے سوال پر اس ماہ قاہرہ میں سعودی عرب اور متحدہ جمہوریہ کے مابین مذاکرات شروع ہونے والے ہیں ۔ اخبارات نے لکھا ہے کہ روس کے حالیہ سرکاری دورے سے متحدہ عرب جمہوریہ کے صدر جمال عبدالناصر کی واپسی کے معاً بعد سعودی عرب کے شہزادہ فیصل مذاکرات کا آغاز کرنے کے لئے ریاض سے قاہرہ آئیں گے

## اقوام متحدہ میں مستقل مندوب کو حکومت پاکستان کی ہدایت

### مقبوضہ کشمیر کی صورت حال کے بارے میں حفاظتی کونسل سے فوری توجہ کی درخواست کی جائے

کراچی ۳ مئی ۔ حکومت پاکستان نے اقوام متحدہ میں اپنے مستقل مندوب پرنس علی خان کو ہدایت کی ہے کہ وہ حفاظتی کونسل کی توجہ مقبوضہ کشمیر میں روز افزوں جبر و تشدد کی طرف مبذول کرائیں ۔ اور کونسل کو مطلع کریں ۔ کہ شیخ عبداللہ کی دوبارہ گرفتاری کے بعد ریاست میں جبر و تشدد کی لہر انتہاء کو پہنچ گئی ہے ۔

حکومت پاکستان نے اپنی ہدایات میں یہ موقف اختیار کیا ہے کہ شیخ عبداللہ کی گرفتاری سے پیدا ہونے والی تازہ ترین صورت حال اقوام متحدہ کی ان قراردادوں کے منافی ہے ۔ جن میں بھارت اور پاکستان سے کہا گیا ہے کہ وہ ریاست میں پُرامن حالات برقرار رکھیں

وزارت خارجہ کے ترجمان نے آج کہا مقبوضہ کشمیر میں جبر و تشدد اور دہشت انگیزی کے دور دورہ سے پتہ چلتا ہے کہ بھارت اقوام متحدہ کی قراردادوں کا کتنا احترام کرتا ہے ۔ اور ان پر عملدرآمد کے لئے کس حد تک تیار ہے ۔

دریں اثناء شیخ عبداللہ کی گرفتاری کے تیسرے دن کل بھی مقبوضہ کشمیر ۔ آزاد کشمیر اور پاکستان کے طول و عرض میں ہڑتالیں اور احتجاجی مظاہرے جاری رہے ۔ اور عام جلسوں میں کشمیر کے متعلق بھارت کی پالیسی کے خلاف شدید غم و غصے کا اظہار کیا گیا ۔

## افغانستان میں سیلاب سے انچاس ہلاک

نئی دہلی ۳ مئی ۔ افغان سفارت خانے کے ایک پریس نوٹ میں بتایا گیا ہے کہ شمال مشرقی افغانستان کے صوبہ بدخشاں میں چند روز قبل زبردست سیلاب آیا ۔ جس سے انچاس افراد اور چار ہزار مویشی ہلاک ہو گئے ۳۸ مکانات کے منہدم ہونے کی بھی اطلاع موصول ہوئی ہے ۔

## متحدہ عرب جمہوریہ سے امریکہ کی دوستی

واشنگٹن ۳ مئی امریکی وزیر خارجہ مسٹر ڈلس نے یہ توقع ظاہر کی ہے ۔ کہ ٭ متحدہ عرب جمہوریہ سے امریکہ دوستانہ تعلقات استوار رکھے گا ؛

## روئی کے برآمدی محصول میں کمی نہیں ہوگی

کراچی ۳ مئی حکومت پاکستان نے اعلان کیا ہے ۔ کہ وہ دیسی روئی میں کمی کا کوئی ارادہ نہیں رکھتی ۔ اور اس سلسلہ میں اپنے سابقہ فیصلہ پر قائم رہے گی ؛

ایڈیٹر ۔ روشن دین تنویر بی-اے، ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل سے شائع کی

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۴ مئی ۱۹۵۵ء

# دین میں سیاسی پارٹی بازی

اسلام نے دینی بنیاد پر سیاسی پارٹی بازی سے منع کیا ہے۔ کیونکہ اس طرح امت مسلمہ میں ذرا ذرا سے عقائدی اختلافات پر بے شمار دینی پارٹیاں بن جاتی ہیں جن میں سے ہر ایک سیاسی اقتدار حاصل کرنے کے لئے دوسری دینی پارٹیوں کے بالمقابل کھڑی ہو جاتی ہے۔ اور اس طرح "امت" کا شیرازہ درہم برہم ہو جاتا ہے۔ اور اس کی وحدت کو سخت دھچکا لگتا ہے۔

اگر ہم صدر اول کی تاریخ پر نظر ڈالیں تو ہم دیکھتے ہیں کہ مسلمانوں میں تباہ کن فرقہ بازی شروع ہی میں سیاسی معاملات ہی کی وجہ سے ہوئی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی حکمت کے ماتحت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد جو خلافت علیٰ منہاج نبوت قائم فرمائی۔ جس کو ہم خلافت راشدہ کہتے ہیں۔ اس کو سیاسی قوت اس لئے عطا کی گئی تھی۔ کہ جن لوگوں نے اسلام کو تلوار کے زور سے دبا دینے کی کوشش کی تھی۔ ان کا زور پوری طرح ابھی نہیں ٹوٹا تھا۔ اس لئے جس غرض کے لئے اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو تلوار کا جواب تلوار سے دینے کی اجازت فرمائی تھی اس غرض کا پورا ہونا ضروری تھا۔ اگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم یا آپ کے خلفائے راشدین تلوار رکھ دیتے تو خطرہ تھا۔ کہ کفار بڑی جمعیت سے اسلام پر حملہ آور ہو کر نعوذ باللہ اس کا نام و نشان ہی مٹا دیتے۔ اس لئے ضرور تھا۔ کہ جب تک مخالفین سے یہ خطرہ قائم رہے۔ اس وقت تک دین کے ہاتھ میں دفاعی تلوار موجود رہے۔

چنانچہ جب تمام وہ قومیں جن سے اسلام کو ایک خطرہ ہو سکتا تھا کمزور پڑ گئیں اور مسلمان اتنے قوی ہو گئے۔ کہ کوئی ایک قوم یا بہت سی اقوام مل کر بھی اسلام کو نقصان پہونچانے کے قابل نہ رہیں تو اللہ تعالیٰ نے دین کا راستہ سیاست کی بھول بھلیوں سے علیحدہ کر دیا اور خلافت کی جگہ بادشاہی نے لے لی یہ درست ہے کہ خلافت راشدہ کے بعد اکثر خلفاء دیندار تھے۔ اور انہوں نے اقامت دین کے لئے مفید کام بھی کئے۔ لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ خلافت راشدہ ہی کے دوران میں سیاسی معاملات میں مسلمانوں میں تفرقہ نمودار ہونی شروع ہوگئی تھی۔ اگرچہ انجام کے لحاظ سے سیدنا حضرت ابوبکر صدیق متفقہ طور پر خلیفہ منتخب ہو گئے تھے۔ لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ اس تفرقہ کی بنیاد جو بعد میں سیاسی لحاظ سے مسلمانوں کے لئے خطرناک ثابت ہوئی اسی وقت پڑ گئی تھی۔ اگرچہ یہ اتنی کمزور تھی کہ شیخین رضی اللہ تعالےٰ عنہما کے عہد میں یہ کوئی آثار اظہار نہ کر سکی۔ لیکن اندر ہی اندر مواد پکتا چلا گیا۔ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے عہد میں تو خاصہ نمایاں ہو گیا۔ یہاں تک کہ آپ کی زندگی ہی اس تفرقہ کی نذر ہو گئی۔

اس کے ظاہری اسباب خواہ کچھ بھی ہوں۔ لیکن اس حقیقت سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ کہ خلافت راشدہ کے دوران میں ہی مسلمانوں میں سیاسی اختلافات پیدا ہو گئے تھے لیکن چونکہ اللہ تعالےٰ کو رسالت محمدیہ کی تکمیل پیش نظر تھی۔ اس لئے جب تک اس نے چاہا یہ تفرقہ مخالفین کے مقابلہ میں امت اسلامیہ کو کوئی نقصان نہ پہنچا سکی۔

ہم تو یہ ایمان رکھتے ہیں۔ کہ جو کچھ بھی ہوا اللہ تعالےٰ کے مقرر کردہ پروگرام کے مطابق ہوا تاکہ جیسا کہ واقعی آج تک مخالفین کہتے ہیں اسلام پر تلوار سے پھیلنے کا الزام نہ لگے۔ ہمیں افسوس ہے کہ نہ صرف غیروں نے بلکہ اپنوں نے بھی عہد رسالت اور خلافت راشدہ کی دفاعی جنگوں سے دھوکا کھایا ہے۔ اور اب تک اکثر علمائے اسلام جہاد کے معنے غلط سمجھتے چلے آئے ہیں۔

ہم نے جو مندرجہ بالا باتوں کی طرف توجہ دلائی ہے۔ تو اس سے ہماری غرض یہ دکھانا ہے کہ عقائدی بنیاد پر مسلمانوں میں سیاسی فرقہ بندی ایسی بری بلا ہے۔ کہ بظاہر حالات خلافت راشدہ کے دوران میں بھی یہ خطرناک نتائج کی حامل ہوئی ہے وہ زمانہ ایسا تھا کہ اگرچہ فروعی عقائدی اختلافات موجود تھے۔ مگر وہ کوئی منظم صورت اختیار نہ کر سکے۔ البتہ بعض منافقین نے حضرت عثمان رضی اللہ تعالےٰ عنہ اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے عہد میں ان کو سیاسی رنگ دے کر مسلمانوں میں پارٹی بازی کا آغاز کر دیا۔ چنانچہ شیعہ اور خوارج ایسے فرقے آج تک ضرر رساں ثابت ہو رہے ہیں اختلاف عقیدہ ایک قدرتی بات ہے۔ اور یہ انسانوں کے بس کی بات نہیں کوئی بڑی سے بڑی جابر حکومت بھی فطرت کی رو کو ہمیشہ کے لئے نہیں روک سکتی۔ الغرض یہ ایک فطری چیز ہے۔ اگر اس کو سیاست سے الگ رکھا جائے۔ جیسا کہ اسلام کی ہدایت ہے تو اس سے کوئی نقصان "وحدت امت" کو نہیں پہنچ سکتا۔ لیکن جب یہ تفرقہ عقائد میدان سیاست میں عمل پیرا ہو جائے تو یہ چیز "وحدت امت" کو پارہ پارہ کر کے رکھ دیتی ہے۔

اسلام ہی نہیں بلکہ عیسائیت اور دیگر مذاہب کی تاریخ کا مطالعہ کیا جائے تو صاف نظر آتا ہے کہ کسی مذہب کی جمعیت کو پراگندہ کرنے کا بڑا باعث اختلاف عقائد کو سیاست میں گھسیٹنا ہی ہوا ہے افسوس یہ ہے کہ اسلام نے اگرچہ بین ہدایات کئی کئی پیرایوں سے اس دشمن مذہب روش سے بچنے کی دی ہیں۔ لیکن اس کے باوجود اسلام کے بعض بڑے بڑے مصلحین نے نہ صرف ان ہدایت کی خلاف ورزی کی ہے بلکہ قرآن مجید کی تمام ان آیات کو جو ان ہدایات پر مشتمل تھیں منسوخ قرار دے دیا۔

(باقی ص ۲ پر)

## یوم خلافت کیلئے ضروری اعلان

### قابل توجہ جماعتہائے احمدیہ

احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ حسب سابق ۲۷ مئی کو "یوم خلافت" کی تقریب منائی جائے گی۔ یہ وہ دن ہے جس میں حضرت مولوی نورالدین رضی اللہ عنہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خلیفہ اول منتخب ہوئے تھے۔ "یوم خلافت" پر تمام جماعتوں میں جلسے کئے جائیں۔ اور ان میں خلافت کی اہمیت اور خلافت کی برکات بیان کی جائیں۔ اور احباب جماعت کے ذہن نشین کرایا جائے کہ خلافت نبوت کا ایک ضروری تتمہ ہے۔

امراء اور صدر صاحبان جماعت ہائے احمدیہ اسے نوٹ فرمالیں چونکہ وقت تھوڑا ہے۔ اس لئے ابھی سے تیاری شروع کر دیں۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد)

# محترمہ سیّدہ طیّبت جواد علی صاحبہ کی امریکہ میں ناگہانی وفات

(از مکرم چوہدری خلیل احمد صاحب ناصر ایم۔ اے انچارج احمدیہ مشن امریکہ بوساطت وکالت تبشیر)

برادرم سید جواد علی صاحب مبلغ امریکہ کی اہلیہ عزیزہ سیدہ طیبت صاحبہ بنت سید ممتاز علی صاحب مرحوم مورخہ ۱۶ مارچ ۱۹۵۸ء کو پٹس برگ میں عالم جاودانی کو رخصت ہوگئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

عزیزہ مرحومہ کی وفات ناگہانی حالات میں اور بالکل غیر متوقع طور پر عین نوجوانی کی عمر میں ہوئی۔ ابھی آپ کی شادی کو چودہ ماہ کا عرصہ ہی گزرا تھا کہ برادرم سید جواد علی صاحب اعلائے کلمۃ الحق کے واسطے اپنے آقا کے ارشاد پر امریکہ کے لئے اپنی بیوی اور نومولود بچی کو چھوڑ کر روانہ ہوئے۔ برادرم موصوف ۱۹۵۴ء میں اس ملک میں تشریف لائے لیکن ان کی اہلیہ مرحومہ اور بچی کے امریکہ آنے کا انتظام نومبر ۱۹۵۶ء سے قبل نہ ہو سکا۔ واشنگٹن میں چند روزہ قیام کے بعد برادرم سید جواد علی صاحب مرحومہ اور بچی سمیت اپنے مستقر پٹس برگ کے لئے روانہ ہوئے۔ وہاں پہ ابھی اپنا گھر ٹھیک طرح سے جما نے بھی نہ پائی تھیں کہ عزیزہ طیبت مرحومہ کو دل کی ایک پرانی تکلیف کی وجہ سے ہسپتال میں داخل ہونا پڑا۔ ڈاکٹروں نے دل کے دوران خون کو درست کرنے کیلئے اپریشن تجویز کیا۔ لیکن اسی دوران میں آپ کو بخار اور جسم میں درد دل کی تکلیف شروع ہوگئی۔ جس کی وجہ سے چند دن تو ڈاکٹر اپریشن کو ایک دوسرے روز پر ملتوی کرتے رہے لیکن آخر یہ فیصلہ کیا کہ سیدہ طیبت مرحومہ فی الحال ہسپتال سے گھر چلی جائیں اور بخار کی کمزوری سے پوری طرح بحال ہونے کے بعد اپریشن کی تاریخ مقرر کی جائے۔ چنانچہ آپ ۵ مارچ کو گھر واپس آگئیں۔ مگر یہ واپسی نہایت مختصر تھی۔ تیسرے روز علی الصبح ہی پھیپھڑوں میں شدید درد اور تشنج کی تکلیف محسوس کی۔ ڈاکٹروں نے فوراً دوبارہ ہسپتال میں داخل ہونے کا مشورہ دیا۔ ابتدائی تشخیص سے معلوم ہوا کہ نمونیہ کا حملہ ہوا ہے لیکن اگلے روز سے ہی سانس لینے میں اتنی شدید تکلیف تھی کہ آپ کو آکسیجن (TENT) میں دن رات رکھنا ضروری محسوس کیا گیا۔ اس کے باوجود اس تکلیف میں کوئی کمی نہ ہوئی اور اس کی وجہ سے کوئی غذا کھانا بھی ازحد مشکل ہوگیا ابتداء میں ڈاکٹروں نے صرف نمونیہ کا علاج کیا لیکن کوئی افاقہ نہ ہوا۔ مزید معائنوں سے معلوم ہوا کہ عزیزہ مرحومہ کو انفلوئنزا اور وجع المفاصل کے (RHEUMATIC بخار) کا بھی بیک وقت حملہ ہوا ہے۔ ہسپتال میں داخل ہونے کے بعد آپکو گفتگو کا نہایت کم موقع ملا۔ اور جب کبھی برادرم جواد علی صاحب نے ان سے کچھ کہنے کی خواہش کی تو صرف اس قدر ہی کہہ سکیں کہ سانس کی تکلیف کی وجہ سے بات کرنا بہت مشکل ہے۔ البتہ اپنی طبیعت پر زور دیکر یہ التجا کی کہ بچی کا خیال رکھنا۔ بیشتر وقت نیم مدہوشی کی کیفیت رہی۔ ۱۶ مارچ کی صبح کو ڈاکٹر نے سید جواد علی صاحب کو ٹیلیفون پر اطلاع کی کہ مرض میں افاقہ نظر آتا ہے۔ لیکن یہ خوشخبری بہت عارضی ثابت ہوئی۔ دو گھنٹے بعد ہی برادرم موصوف کو دوبارہ ٹیلیفون آیا کہ ہسپتال جلد پہنچیں۔ آپ جب پہنچے تو ڈاکٹر مصنوعی تنفس جاری کرنے کے لئے کوشش کر رہے تھے۔ مگر یہ کوششیں لاحاصل ثابت ہوئیں اور دوپہر کے بعد ایک بج کر چند منٹ پر سیدہ طیبت مرحومہ نے داعیٔ اجل کو لبیک کہا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

بلانے والا ہے سب سے پیارا اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

عزیزہ سیدہ طیبت مرحومہ کے نانا حضرت تفضیلت علی شاہ صاحب آف سیالکوٹ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ابتدائی صحابہ میں سے تھے۔ ۱۹۳۶ء میں عزیزہ مرحومہ کی پیدائش کے وقت آپ کے والد مرحوم جڑانوالہ کے قریب ایک گاؤں میں سکونت رکھتے تھے۔ مرحومہ اپنے بہن بھائیوں میں سب سے چھوٹی اور اپنی شگفتگیٔ طبع، سعادت اور نیکی کی وجہ سے بچپن سے ہی سارے خاندان میں ہر دلعزیز تھیں۔ خاکسار کو چونکہ ان کے خاندان سے بچپن سے نہ گہرا تعلق رہا ہے اس لئے سیدہ طیبت مرحومہ کو ان کی اوائل عمر سے جانتا تھا اور ان کی طبیعت کی سادگی اور خلوص سے بہت متاثر تھا۔ آپ کے والد آپ کی پیدائش کے چند سال بعد ہی سیالکوٹ واپس آکر مستقل طور پر مقیم ہوگئے تھے مرحومہ نے چھوٹی عمر سے ہی مقامی جماعت کی مساعی میں جوش اور انہماک کے ساتھ نمایاں حصہ لینا شروع کر دیا تھا۔ چنانچہ ایک عرصہ تک سیالکوٹ شہر کی ناصرات الاحمدیہ کی سیکرٹری رہیں۔ پھر مقامی لجنہ کے کاموں میں بھی سرگرمی کے ساتھ کام کرتی رہیں۔ ملک کی تقسیم کے بعد زخمی اور حاجتمند مہاجرین کی خدمت کے لئے والنٹیر نرس کے طور پر بھی خدمت خلق کرتی رہیں۔ ان خدمات کے باعث لجنہ اماء اللہ سیالکوٹ اور دوسری خواتین کی متعلقہ تنظیموں میں آپ کی پرخلوص اور بے لوث خدمات کی وجہ سے آپ کو محبت اور احترام سے دیکھا جاتا تھا۔

سیدہ طیبت مرحومہ کو اکثر سچی خوابیں آتی تھیں۔ بعض خوابوں کی بناء پر انہیں یہ خیال تھا کہ ان کی وفات اسی ملک میں ہوگی۔ اور اس امر کے متعلق کئی دفعہ اشارہ کر چکی تھیں۔ کہ انہیں تو امریکہ کی مٹی کھینچ لائی ہے۔ ہسپتال میں داخل ہونے سے پہلے بھی ایک خواب دیکھ چکی تھیں جس کی بناء پر وہ سمجھتی تھیں کہ ان کی وہاں سے واپسی نہ ہو سکے گی۔ مرحومہ کو بچپن سے ہی ٹائیفائڈ کے ایک حملے کے زیر اثر حرکت قلب کی تکلیف تھی جو آخر اس ملک میں آکر جان لیوا ثابت ہوئی۔

مرحومہ کی وفات کی خبر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ، مرکز اور آپ کے عزیزوں کو تار کے ذریعے سے کرنے کے بعد امریکہ کی جماعتوں کو بھی کر دی گئی تھی۔ اور جنازہ کے وقت سے بھی اطلاع دیدی گئی۔ چنانچہ ۱۸ مارچ بروز منگل جنازہ میں شمولیت کیلئے واشنگٹن، نیویارک، بالٹی مور، ینگس ٹاؤن، کلیولینڈ، ڈیٹن، شکاگو، ڈیٹرائٹ اور سینٹ لوئیس سے احباب پہنچ گئے۔ جو احباب یا جماعتیں جنازہ میں شامل نہ ہو سکیں ان کی طرف سے تعزیت کے تار درجنوں کی تعداد میں موصول ہوئے۔ پٹس برگ کی ہماری احمدی بہنوں نے مرحومہ کو خود غسل دیا اور کفن پہنایا۔

جنازہ قریباً پونے دو بجے بعد دوپہر پٹس برگ مشن میں ہوا۔ جس کے بعد مرحومہ کو اسی قبرستان میں دفن کیا گیا جس میں امریکہ مشن کے پہلے شہید میرزا منور احمد صاحب مرحوم مبلغ سلسلہ مدفون ہیں۔

اللہ تعالیٰ کی عجیب حکمت ہے۔ کہ سلسلے کے مغربی ممالک کے مشنوں میں سے صرف امریکہ میں ہی دو خدام سلسلہ کی وفات ان کے زمانہ جہاد میں ہوئی ہے۔ دونوں عین نوجوانی میں فوت ہوئے۔ دس سال قبل پٹس برگ کے شہر میں ہی میرزا منور احمد صاحب مرحوم کا انتقال ہوا تھا۔ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے عجیب نہیں کہ ان دو قربانیوں کے بدلے وہ اس ملک میں احمدیت کی شاندار اور جلد تر ترقی اور فتوحات کے دروازے کھول دے۔ اور اس ملک کے مرد اور عورتیں فوج در فوج ہمارے مرحوم بھائی اور ہماری مرحومہ بہن کی قربانی کے نتیجے میں صداقت کو قبول کرلیں۔ اے اللہ تو ایسا ہی کر۔

مرحومہ نے اپنی یادگار ایک چھوٹی بچی بعمر ساڑھے تین سال چھوڑی ہے۔ خدا تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس بچی کو صحت و مسرت اور نیکی کی لمبی عمر عطا فرمائے اور برادرم سید جواد علی صاحب کو وطن اور اہل و اقارب سے دوری میں تبلیغی مصروفیات کے باوجود مرحومہ کی نشانی کی صحیح نگہداشت کی توفیق دے۔ آمین۔ مرحومہ کی والدہ صاحبہ کیلئے اس عالم ضعیفی میں یہ صدمہ بہت شدید ہے ان کے پانچ بچے اس سے قبل فوت ہو چکے ہیں جن میں سے دو نے عین نوجوانی میں داغ مفارقت دیا۔ ان کے میاں سید ممتاز علی صاحب بھی پچھلے سال ہی انتقال فرما گئے۔ اللہ تعالیٰ انہیں اور مرحومہ کے تمام بہن بھائیوں اور ان کے میاں برادرم سید جواد علی صاحب کو صبر جمیل دے۔ ان کا خود ہی ڈھارس اور سہارا ہو۔ اور سیدہ طیبت مرحومہ کو اپنے جوار میں لا انتہاء فضلوں اور برکتوں کا وارث بنائے اور اپنی رحمت کی چادر میں ڈھانپ لے۔ آمین اللھم آمین۔

والسلام
خاکسار
ڈاکٹر خلیل احمد ناصر

# اسلام میں نکاح و شادی کے احکام اور انکا فلسفہ

مکرم مولوی غلام باری صاحب سیف پروفیسر جامعہ احمدیہ ربوہ

(۴)

## نکاح کا مقدس معاہدہ اور اس کا تقاضا

نکاح ایک مقدس معاہدہ ہے۔ یہ دو خاندانوں کے درمیان ایک پیوند کی حیثیت رکھتا ہے۔ اس تعلق کو انتہائی مجبوری میں قطع تو کیا جا سکتا ہے لیکن اس وقت جب دونوں خاندانوں کی مشترک مساعی اصلاح میں ناکام ہو چکی ہوں۔ قرآنی حکم ہے۔

فابعثوا حکماً من اھلہٖ وحکماً من اھلھا۔ (نساء ع ۱)

لیکن یاد رکھئے کہ روئے زمین پر جتنی بھی باتیں حلال اور جائز ہیں۔ ان میں سب سے زیادہ مبغوض حلال یہ ہے فرمایا۔

"ابغض الحلال الی اللہ

الطلاق"

(ابوداؤد ابواب الطلاق
باب فی کراھیۃ الطلاق)

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:-

"نکاح در حقیقت مرد اور عورت کا باہمی ایک معاہدہ ہے۔ پس کوشش کرو کہ اپنے معاہدہ میں دغاباز نہ ٹھہرو۔"

(مجموعہ فتاویٰ)

## بہتر عورت

اگر مختلف قوموں اور مختلف علاقے کی عورتوں کا تجزیہ کریں تو آپ کو ان میں مختلف وصف نظر آئیں گے۔ مشرقی عورت حیا اور خاوند کی فرمانبرداری میں ممتاز ہے۔ افریقہ اور بعض دوسرے علاقہ کی عورتیں مردوں کے دوش بدوش کھیتی باڑی اور محنت کے کاموں میں مشغول نظر آئیں گی۔ اور مسلمان عورت کا جو نمایاں وصف رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمایا ہے۔ وہ یہ ہے

خیر نساء رکبنا الابل
صالح نساء قریش احناہ
علی ولد فی صغرہ وارعاہ
علی زوج فی ذات یدہ

(کتاب النکاح مشکوۃ)

بہترین عورتیں قریش کی عورتیں ہیں کہ بچوں پر شفیق ہیں اور خاوند کی فرمانبردار۔ عورت کی تمام اطاعتوں اور وفاداریوں کا مرکز اس کا خاوند ہے اور اس کی شفقتوں کی مستحق اس کی اولاد۔ اگر اس کی تربیت سے آئندہ نسل صحت مند اور تندرست ذہن لے کر کارزار حیات میں آتی ہے۔ تو اس قوم کی خوش قسمتی میں کیا شبہ ہے کہ جسے ایسی شفیق مائیں ملیں۔ اور اگر خاوندوں کو اطاعت گذار اور وفا شعار نیک بیوی میسر ہو گئی ہے تو اسے اس دنیا میں بھی جنت مل گئی اور دوسری حدیث میں فرمایا۔

الدنیا کلھا متاع
وخیر متاع الدنیا
المرأۃ الصالحۃ

(مشکوۃ)

کہ دنیا کی متاع پر مرمٹنے والو تمہاری بہترین متاع نیک عورت ہے۔ کاش ہر مسلمان اس متاع کو لینے کی کوشش کرے۔ اور کاش ہر مسلمان عورت "نیک متاع" بن جائے۔ تا دنیا ایک بار پھر قرون اولیٰ کی جھلک دیکھ لے۔

## درخواست دعا

خاکسار کا بچہ بعمر پونے دو سال دس بارہ یوم سے بوجہ مسلسل بخار و اسہال زیادہ بیمار ہے اکمزوری بہت ہو گئی ہے۔ اور بیماری میں اس وقت کوئی افاقہ نہیں۔ احباب کرام و بزرگان سلسلہ کی خدمت میں التماس ہے کہ عزیز کی صحت یابی کے لئے دعا فرما کر ممنون فرمائیں جزاکم اللہ احسن الجزاء

محمد شریف کاپی رائٹر الفضل ربوہ

# اسلام کا ایک اہم حکم ـــ پردہ

(از مکرم مولوی قمر الدین صاحب، مولوی فاضل ربوہ)

سورہ نور میں خدا تعالےٰ فرماتا ہے۔ قل للمؤمنین یغضوا من ابصارھم نیز فرماتا ہے۔ قل للمؤمنات یغضضن من ابصارھن۔ ظاہر ہے کہ اگر مرد عورتوں کو نہ دیکھیں گے۔ اور عورتیں مردوں کو نہ دیکھیں گی۔ بلکہ خدا کے حکم کے مطابق آنکھوں کو نیچی رکھیں گے۔ تو برائی پیدا نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ ایسا کرنے سے بدی کا خیال بھی پیدا نہیں ہو سکتا"

حضرت رسول مقبول صلعم نے ان احکام پر عمل کروایا۔ جس کے نتیجہ میں صحابہ کرام اور صحابیات میں پاکیزگی پیدا ہو گئی۔ حدیث شریف میں ہے کہ ایک مرتبہ ایک صحابی ابن ام مکتوم جو نابینا تھے۔ رسول اللہ صلعم کے پاس آئے۔ اور اندر آنے کی اجازت چاہی۔ رسول اللہ صلعم کے پاس ازواج مطہرات میں سے دو بیویاں تھیں آنحضرت نے ان کو کہا۔ کہ تم دو نو اس سے پردہ کرو۔ انہوں نے کہا کہ کیا وہ نابینا نہیں ہے آنحضرت نے فرمایا۔ وہ تو نابینا ہے۔ مگر افعمیاوان انتما کہ تم تو نابینا نہیں ہو۔ اس حدیث سے پتہ چلتا ہے کہ رسول اللہ صلعم خدائی احکام پر کس طرح عمل کرواتے تھے۔

موجودہ زمانہ میں جو اسلامی احکام سے لاپرواہی ہے وہ ظاہر و باہر ہے۔ یورپ والوں کی تقلید میں بعض مسلمان بھی اسلامی پردہ کے مخالف ہیں۔ حالانکہ یورپ کے فسق و فجور سے انہیں سبق حاصل کرنا چاہیئے۔ حالانکہ اسلامی پردہ کا حکم قرآن و حدیث میں ہے۔ اور آنحضرت صلعم نے خود عمل کروا کے دکھایا۔ قرآن کریم میں ازواج مطہرات اور مومن عورتوں کو حکم ہے کہ وہ اپنی بڑی چادروں کے ذریعہ پردہ کریں۔ قرآن و حدیث سے پردہ کا حکم واضح ہے۔ مگر موجودہ وقت میں جہاں اور احکام اسلام کو پس پشت ڈال دیا گیا۔ وہاں غیر قوموں کی نقل میں بالخصوص یورپ والوں کی تقلید میں اسلامی حکم پردہ کو بھی نظر انداز کر دیا گیا۔ اس وقت یہ کام مومنوں کا ہے کہ وہ اسلامی حکم کو قائم کریں اور اس کے مطابق عمل کروائیں۔

پردہ کے حکم میں افراط و تفریط سے کام لیا گیا ہے۔ بعض لوگ خیال کرتے ہیں۔ کہ اگر پردے کی وہی صورت ہے۔ جو موجودہ مسلمانوں میں پائی جاتی ہے۔ تو اس سے کام میں حرج واقع ہوتا ہے اور صحت پر بھی اچھا اثر نہیں پڑتا۔ اس کے جواب میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا اسلامی پردہ کے متعلق وضاحتی نوٹ پڑھ لینا کافی ہے۔ حضور فرماتے ہیں۔

"اسلامی پردہ سے یہ ہرگز مراد نہیں۔ کہ عورت جیلخانہ کی طرح بند رکھی جائے قرآن شریف کا مطلب یہ ہے۔ کہ عورتیں ستر کریں۔ وہ غیر مرد کو نہ دیکھیں۔ جن عورتوں کو باہر جانے کی ضرورت تمدنی امور کے لئے پڑے۔ ان کو گھر سے باہر نکلنا منع نہیں ہے۔ وہ بے شک جائیں۔ لیکن نظر کا پردہ ضروری ہے"

نیز فرماتے ہیں:-

"پردہ کے متعلق بڑی افراط تفریط ہوئی ہے۔ یورپ والوں نے تفریط کی ہے اب ان کی تقلید سے بعض نیچری بھی اسی طرح چاہتے ہیں۔ حالانکہ اس بے پردگی نے یورپ میں فسق و فجور کا دریا بہا دیا ہے۔ اور اس کے بالمقابل بعض مسلمان افراط کرتے ہیں کہ کبھی عورت گھر سے باہر نکلتی ہی نہیں۔ حالانکہ ریل پر سفر کرنے کی ضرورت پیش آجاتی ہے۔ غرض ہم ان دونو قسم کے لوگوں کو غلطی پر سمجھتے ہیں۔ جو افراط و تفریط کر رہے ہیں"

(الحکم ۱۷ فروری ۱۹۰۲ء)

# شاہد کلاس کا نتیجہ امتحان

شاہد کلاس جامعہ احمدیہ میں مندرجہ ذیل طلبہ کامیاب ہوئے ہیں:-

| نام | نمبر | پوزیشن |
|---|---|---|
| بشیر احمد شمس | ۵۹۲½ | اول |
| مرزا لطف الرحمٰن | ۵۵۹ | سیکنڈ |
| امین اللہ خان سالک | ۵۵۰ | |
| بشیر احمد رفیق | ۵۲۵ | |
| محمد اشرف ممتاز | ۵۲۲ | |

(ناظم امتحانات)

# غانا (مغربی افریقہ) کے احمدیہ عربی سکول کی تعلیمی مساعی

## افریقن مسلمانوں کے مذہبی رہنما الحاج امام عباس کی سکول میں تشریف آوری

## وزیر اعظم غانا کی خدمت میں مبارکباد کا پیغام

### سہ ماہی رپورٹ

(از مکرم فضل الٰہی صاحب انوری بی۔ ایس سی شاہد ہیڈ ماسٹر احمدیہ عربی سکول سویڈرو غانا بتوسط وکالت تبشیر)

ہمارا احمدیہ عربی سکول سنہ ۱۹۵۲ء سے قائم ہے یہ سکول ابتداءً عربی اور دینیات کی تعلیم کی غرض سے قائم کیا گیا تھا۔ پہلے چار سال قرآن کریم عربی اور دیگر تعلیمات دینیہ پر مشتمل تعلیم کا سلسلہ جاری رہا۔ گذشتہ سال سے تعلیمی نصاب میں انگریزی حساب اور مقامی زبان کا بھی اضافہ کر دیا گیا۔ سکول اگرچہ ابھی تک ابتدائی ادوار میں سے گذر رہا ہے۔ مگر تعلیمی نوعیت اور اپنی اسلامی روایات کے اعتبار سے ملک بھر میں ایک ممتاز حیثیت رکھتا ہے۔

گذشتہ ایام میں غانا کے وزیر اعظم ڈاکٹر کوامی انکرومہ کی ایک مصری خاتون سے شادی کے موقعہ پر جب ملک کے طول و عرض سے مبارکبادی کے پیغامات اور تحائف بھیجے گئے اور غیر حکومتوں کی طرف سے بھی بیش بہا ہدایا اور اعزازی نشانات وزیر اعظم موصوف کو موصول ہوئے تو ہمارے سکول نے دینی کتب کا ایک سیٹ اور مندرجہ ذیل پیغام عربی اور انگریزی زبانوں میں وزیر اعظم موصوف کو ارسال کیا۔

”جناب عزت مآب ڈاکٹر کوامی انکرومہ — میں سکول کے عملہ اور طلبہ کی طرف سے آنجناب اور آپ کی محترمہ بیگم صاحبہ کی خدمت میں آپ کی شادی کی پر مسرت تقریب پر آپ ہر دو کی عزت۔ صحت اور فارغ البالی کی تمناؤں کے ساتھ دلی مبارکباد عرض کرتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ خدا تعالیٰ اس رشتہ کو آپ اور آپ کے محبوب ملک کے لئے خیر و برکت کا موجب بنائے۔

نیز میں اپنے سکول کی طرف سے مندرجہ ذیل کتب کا تحفہ پیش کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں:۔

(۱) ”اسلامی اصول کی فلاسفی“ از بانیٔ سلسلہ احمدیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام (انگریزی)

(۲) ”اسلام کی تفسیر“ از ڈاکٹر بزگ لی ایچ (انگریزی)

(۳) ”محمدؐ محسن انسانیت“ از حضرت امام جماعت احمدیہ (انگریزی)

(۴) ”محمدؐ عورت کا رستگار“ از حضرت امام جماعت احمدیہ (انگریزی)

(۵) ”تجربات روحانیہ“ از مولانا محمد ابراہیم صاحب بقاپوری (انگریزی)

(۶) اقتباسات از کشتی نوح (مصنفہ حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ) (عربی)

ذیل میں مختصراً سکول کی اغراض و مقاصد کی ایک جھلک پیش خدمت ہے۔ یہ عربی سکول جو جماعت احمدیہ غانا برانچ نے آج سے چھ سال قبل قائم کیا۔ اس کا بنیادی مقصد جیسا کہ اس کے نام سے ظاہر ہے زبان عربی کی تعلیم دینا ہے۔ علاوہ ازیں اس کے نصاب میں انگریزی۔ حساب اور مقامی مضامین بھی شامل ہیں۔ اس اعتبار سے یہ سکول ملک بھر میں اپنی نوعیت کا پہلا سکول ہے

سکول ایک دیدہ زیب عمارت میں ہے جو چودہ ہزار روپے کے زر کثیر سے تیار کی گئی ہے۔ اور جس کے ساتھ ایک وسیع قطعہ زمین کھیل کے میدانوں۔ باغبانی اور کھیتی باڑی کے کام کے لئے موجود ہے۔ سکول نے گذشتہ سال یوم آزادی کی تقریبات میں نمایاں حصہ لیا۔

عربی زبان کی تعلیم پہلی جماعت سے شروع ہوتی ہے اور ایک غیر ملکی زبان ہونے کی وجہ سے موزوں کتب کے حصول میں دقت اس کی کامیابی تدریس میں بہت حد تک درک ہے تاہم سکول ترقی کر رہا ہے اور اپنے دوسرے ہم عصروں کے ساتھ قدم بقدم چلنے کے لئے پوری جدوجہد کر رہا ہے

آخر میں ہم امید کرتے ہیں کہ ہمارا یہ نوخیز ادارہ آنجناب کی مشفقانہ حمایت میں نشوونما پاتے ہوئے ان تمام برکات اور مساعدات سے مستفیض ہوگا۔ جو آپ کی موقر حکومت اپنی مہربانی اور جود و کرم سے کر سکتی ہے۔“

وزیر اعظم موصوف نے مرسلہ کتب اور پیغام مبارک کو خوشی کے ساتھ قبول فرمایا۔

گذشتہ سال خاکسار کی مسلمانان غانا کے مذہبی رہنما الحاج امام عباس مقیم اکرا سے ملاقات کے موقع پر انہوں نے ہمارے سکول تشریف لانے کی خواہش ظاہر کی تھی۔ چنانچہ پچھلے ماہ وہ اکرا سے تشریف لائے اور سکول میں کافی دیر تک ان کی خاکسار کے ساتھ عربی میں گفتگو ہوتی رہی۔ بعد میں انہیں کلاسز کا معائنہ کرایا گیا۔ انہوں نے عربی زبان کو فروغ دینے کے سلسلے میں سکول کی مساعی کو بہت سراہا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس ادارہ کو اسلام کی ترقی اور اشاعت کا بہترین ذریعہ بنائے۔

# میاں محمد مغل صاحب مرحوم

میرے والد مرحوم محمد مغل صاحب (عرف مغلا) ساکن کوٹ محمد یار چنیوٹ ضلع جھنگ حال چیچو کی ملیاں ایک پیشی کے سلسلہ میں ۸ مارچ ۱۹۵۸ء کو صبح ۱/۲ ۶ بجے کراچی میں مولیٰ حقیقی کے پاس پہنچ گئے انا للہ وانا الیہ راجعون

آپ کی عمر قریباً ۷۵ سال تھی۔ آپ اپنے گاؤں کوٹ محمد یار میں اپنے ماں باپ اور بھائیوں کے ساتھ کاشتکاری کرتے تھے۔ آپ اپنا احمدیت میں داخل ہونے کا واقعہ یوں سنایا کرتے تھے کہ آپ کے چھ بھائی تھے جو سب کے سب چوری کرتے تھے۔ لیکن آپ کی فطرت میں اس کام سے شروع سے نفرت تھی آپ فرمایا کرتے ہیں دعا کرتا اے میرے ہادی مجھے راہ مستقیم پر چلا اور ان کاموں سے نجات دے۔ کچھ عرصہ کے بعد اللہ تعالیٰ نے جو کہ سمیع اور بصیر ہے۔ آپ کی دعا قبول فرمائی اور آپ کو کسی کے ذریعہ احمدیت کا نام پہنچا۔ آپ ماں باپ اور بھائیوں سے چوری چھپے راتوں رات چک جھمرہ تک پیدل آئے۔ کیونکہ اس وقت تک گاڑی سرگودھا کی طرف سے شروع نہ ہوئی تھی۔ کرایہ پاس نہ تھا۔ گاڑی میں بیٹھ کر بھوکے پیاسے لاہور تک آئے اور پھر یہاں مار کھائی۔ مگر کہا میں نے قادیان ضرور جانا ہے آخر کئی دن کے بعد پیدل قادیان پہنچے۔ چند دن کے بعد بیعت کر لی اور واپس گاؤں آ گئے۔ ماں باپ اور بھائیوں کو پتہ لگا تو انہوں نے مارا پیٹا۔ آپ نے احمدیت کا ایسا نمونہ قائم کیا کہ غیروں میں بھی آپ مشہور ہو گئے۔ چنانچہ حضور ایدہ اللہ نے بھی کئی مرتبہ اپنے خطبات میں ذکر فرمایا۔ والد صاحب مرحوم کے بھائی چوری کرتے تھے تھانیدار آتا اور کہتا کہ ”مغلا ہے تو کافر مگر ہے بڑا سچا“ پس اگر یہ کہہ دے کہ میرے بھائیوں نے چوری نہیں کی تو ہم واپس چلے جائیں گے۔ خواہ انہوں نے چوری کی ہی ہو۔ لیکن والد صاحب مرحوم بڑے نڈر ہو کر فرماتے کہ ہاں چوری کی تو ہے اور سامان فلاں مکان میں ہے۔ مالکوں کو مال اور جانور مل جاتے اور بعد میں آپ کو بھائی مل کر زدوکوب کرتے اور کہتے کیوں تم ہمارے خلاف گواہی دیتے ہو۔ آپ فرماتے جب تم نے چوری کی ہے تو پھر میں کیسے انکار کرتا۔

آپ کو تبلیغ کا بہت شوق تھا۔ چندہ اور حضور پرنور کی تحریک میں اپنی طاقت اور بساط سے بڑھ کر حصہ لیتے رہے۔ خود بھوکے رہے۔ بال بچوں کی بھی پرواہ نہ کرتے ہوئے بھی تحریک جدید میں شروع سے شامل رہے۔ موصی بھی تھے۔ اپنی زندگی نہایت سادگی اور غربت کی حالت میں بسر کی اور اس دنیا میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فداہ نفسی وابی وامی کے فرمان کے مطابق مسافر خانہ اور سرائے سمجھ کر رہے۔ ایک موقعہ پر حضور ایدہ اللہ نے آپ کو لکھا کہ آپ کی آمد تو کم ہے اور چندہ بہت زیادہ ہے۔ آپ صوم و صلوٰۃ کے سختی سے پابند تھے۔ اگر آنکھ کھلتی دیر سے ہوتی جمعہ کی نماز کے لئے آپ کو جانا پڑتا تو نو بجے دریائے آخری تک پیدل چل کر پہنچ جاتے۔ اس وقت آپ کے پانچ لڑکے اور ۹-۱۰ پوتے پوتیاں اور نواسے نواسیاں ہیں۔ احباب جماعت والد صاحب کی مغفرت اور بلندیٔ درجات اور ہم پسماندگان کے لئے صبر جمیل کی دعا فرمائیں۔ ملک منظور احمد انور ۶/۹ ایف ماڈل ٹاؤن لاہور

## درخواست دعا

میرے دوست علی آمین افریقی۔ محی الدین انڈونیشین۔ محمود احمد غوری افریقی۔ خورشید احمد۔ صغیر احمد اور حفاظت حسین نے امسال میٹرک کا امتحان دینا ہے۔ احباب سے درخواست ہے کہ ان کے اچھے نمبروں پر کامیاب ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔ جمال الدین طالبعلم جماعت دہم تعلیم الاسلام ہائی سکول۔ ربوہ

# چندہ جلسہ سالانہ

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے اس سال یعنی سال ۵۸-۱۹۵۷ء کا چندہ جلسہ سالانہ کا بجٹ پورا ہو گیا ہے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔ میں اس کامیابی پر تمام جماعتوں کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ اور دعا کرتا ہوں کہ خدا تعالیٰ ان تمام جماعتوں کو جنہوں نے اس کار خیر میں حصہ لیا ہے۔ اپنے بہترین فضلوں سے نوازے اور آئندہ بھی اللہ تعالیٰ کی راہ میں ہر قسم کی قربانی کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

احباب کو معلوم ہے کہ پچھلے چند سالوں میں اس چندہ کی وصولی کے لئے غیر معمولی جد وجہد کرنی پڑی۔ اور بہت پریشانیوں کا سامنا رہا۔ آئندہ سال یعنی ۵۹-۱۹۵۸ء کے لئے چندہ جلسہ سالانہ کا بجٹ بھی مبلغ اسی ہزار سے بڑھا کر مبلغ ایک لاکھ روپیہ مقرر کیا گیا ہے۔ کیونکہ اجناس کی گرانی اور جلسہ سالانہ پر آنے والے احباب کی تعداد میں لگاتار اضافہ کی وجہ سے انتہائی کفائت شعاری کے باوجود اس سے کم رقم میں جلسہ سالانہ کا خرچ پورا نہیں ہو سکتا۔

لہٰذا تمام جماعتوں کے عہدہ داروں سے اور خصوصاً ان جماعتوں کے عہدہ داروں سے جو اس وقت تک اس چندہ کی طرف کما حقہ توجہ نہیں کر سکیں التماس ہے کہ شروع سال یعنی یکم مئی ۱۹۵۸ء سے ہی پورے جوش اور محنت سے اس چندہ کی وصولی شروع کر دیں۔ اس کا ایک فائدہ تو یہ ہوگا کہ جلد روپیہ مہیا ہو جانے پر جلسہ سالانہ کا خوراک وغیرہ کا سامان وقت پر اور سستا خریدا جا سکے گا۔ اور دوسرے شروع سال سے اگر تھوڑی تھوڑی کوشش بھی کی جاتی رہی۔ تو آخر سال تک بڑی آسانی سے بجٹ پورا ہو سکے گا۔ مقامی جماعتوں کے چندہ جلسہ سالانہ کے بجٹوں کی میزان مبلغ ایک لاکھ روپیہ سے زیادہ ہے اس لئے کوئی وجہ نہیں۔ کہ اگر تمام جماعتیں اسی وقت سے سنجیدگی کے ساتھ اس چندہ کی وصولی پر توجہ مرکوز رکھیں۔ تو جلسہ سالانہ کے موقعہ تک یہ رقم پوری نہ ہو جائے۔

یہ یاد رہے کہ چندہ جلسہ سالانہ ایک لازمی چندہ ہے۔ اور اس کی آمد مہمان نوازی پر خرچ ہوتی ہے جو مسلمانوں کی محبوب روایات میں سے ہے اور مہمان نوازی بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مہمانوں کی۔ علاوہ ازیں جلسہ سالانہ سے بڑھکر اور ایسا موقعہ ممکن نہیں ہو سکتا۔ جس میں اس وسیع پیمانے پر اصلاح نفوس کا کام ہو سکتا ہو۔ جو جماعت احمدیہ کے قیام کی غرض ہے۔ پس ضروری ہے کہ ابھی سے جلسہ سالانہ کے اخراجات کے لئے رقم جمع کرنے کی فکر کی جائے۔ زمیندار جماعتوں کو چندہ جلسہ سالانہ کی پوری رقم فصل ربیع پر ہی ادا کر دینی چاہیئے اور ملازم یا تجارت پیشہ احباب اگر ہو سکے تو مئی جون یا جولائی میں یکمشت یہ چندہ ادا کر دیں یا مئی سے ہی باقساط اس چندہ کی ادائیگی شروع کر دیں تا دسمبر تک کل مطلوبہ رقم یعنی مبلغ ایک لاکھ روپیہ فراہم ہو جائے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنی ذمہ داریاں ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

عبد الحق رامہ ناظر بیت المال صدر انجمن احمدیہ ربوہ

---

# شکریۂ احباب

عزیزم برادرم پائیلٹ آفیسر مرزا افتخار احمد کی اچانک وفات پر جو پشاور میں مؤرخہ ۸ر اپریل ۱۹۵۸ء کو جیٹ ہوائی جہاز کے حادثہ میں فوت ہوئے تھے۔ احباب کرام نے کثرت سے اظہار افسوس کے خطوط لکھے ہیں۔ خاکسار انشاء اللہ تمام خطوط کا جواب دے گا۔ دریں اثناء اس اعلان کے ذریعہ جملہ احباب کے اظہار ہمدردی پر شکریہ ادا کرتا ہے اور درخواست کرتا ہے کہ وہ مرحوم کی بلندی درجات کے لئے دعا گو رہیں۔

(مرزا محمد یوسف کمانڈر پاکستان نیوی)

---

**ہمارے ساتھ خط وکتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں اور اپنا پتہ خوشخط لکھا کریں۔**

**(مینیجر الفضل)**

---

# رپورٹ آمد چندہ گیلری ہال لجنہ اماء اللہ

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے اکتوبر ۵۷ء میں اجتماع کے موقعہ پر فیصلہ کیا تھا کہ ہال کے اوپر گیلری بنوا دی جائے تا انڈسٹریل سکول اس میں منتقل کیا جا سکے اس کے لئے چھ ہزار روپے کی رقم مشروط با آمد بجٹ میں رکھی گئی تھی فی الحال قرض لے کر یہ گیلری بنوا دی گئی ہے۔ اس وقت تک جن لجنات نے اس مد میں چندہ بھجوایا ہے۔ ان کی فہرست حسب ذیل درج کی جاتی ہے۔ لجنات کی عہدہ داران کی خدمت میں گذارش ہے کہ جلد از جلد چندہ جمع کر کے اس مد میں بھجوائیں تاکہ قرض واپس کیا جا سکے۔

(جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

| نام لجنہ اماء اللہ | رقم وصول شدہ | نام لجنہ اماء اللہ | رقم وصول شدہ |
| --- | --- | --- | --- |
| ملتان چھاؤنی | ۲۵-۰-۰ | بدوملہی ضلع سیالکوٹ | ۲۰-۰-۰ |
| سیالکوٹ | ۸۰-۰-۰ | گجرانوالہ | ۷۵-۸-۰ |
| حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ | ۱۸-۰-۰ | چک ۹ ضلع سرگودہا | ۱۷-۸-۰ |
| فہمیدہ بانو صاحبہ | ۵-۰-۰ | راولپنڈی | ۴۶-۱۱-۰ |
| گوجرہ | ۳۳-۰-۰ | چک منگلا ضلع سرگودہا | ۲۵-۰-۰ |
| چک ۹۸ ضلع سرگودہا | ۸-۰-۰ | محمد آباد اسٹیٹ سندھ | ۱-۱۲-۰ |
| وزیرآباد ضلع گجرانوالہ | ۲۴-۰-۰ | چکوال ضلع جہلم | ۲۵-۰-۰ |
| تخت ہزارہ | ۱۰-۰-۰ | جسوکی دسدو کی ضلع گجرات | ۲-۵-۰ |
| گوجر خان | ۱۰-۰-۰ | لاہور | ۲۰۰-۰-۰ |
| جھنگ | ۳۸-۸-۰ | لائل پور | ۱۰۰-۰-۰ |
| واہ کینٹ | ۴-۰-۰ | دوالمیال ضلع جہلم | ۱۰-۰-۰ |
| بشیر آباد سندھ | ۲۰-۰-۰ | منڈی بہاء الدین ضلع گجرات | ۳-۰-۰ |
| جڑانوالہ ضلع لائل پور | ۶۹-۱۲-۰ | | |

---

# کھیوہ باجوہ میں درس قرآن کریم

ماہ صیام کے مقدس ایام میں باقاعدگی کے ساتھ جماعت احمدیہ کھیوہ باجوہ تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ کے زیر انتظام خواجہ خورشید صاحب سیالکوٹی قریباً ڈیڑھ گھنٹہ روزانہ درس قرآن کریم دیتے رہے۔ نیز نماز تراویح کے بعد ہر روز نصف گھنٹہ تک مختلف تربیتی امور بالخصوص فضائل رمضان پر خواجہ صاحب موصوف روشنی ڈالتے رہے۔ درس اور نماز تراویح میں بفضلہ تعالیٰ غیر معمولی طور پر حاضری تسلی بخش رہی۔

بالآخر ۲۹ر رمضان المبارک کو اجتماعی دعا کی گئی۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

(چوہدری) بشیر احمد (باجوہ) امیر جماعت ہائے احمدیہ حلقہ کھیوہ باجوہ ضلع سیالکوٹ)

---

# چندہ تحریک جدید دیر سے ادا کرنے کے پانچ نقصانات

(۱) السابقون الاولون کے ثواب سے محرومی

(۲) خط وکتابت کے خرچ کا ناواجب بوجھ

(۳) قیمتی وقت کا ضیاع

(۴) مبلغین کرام کی پریشانیوں میں اضافہ

(۵) تبلیغی مساعی میں خطرناک روک

پس ضروری ہے کہ اپنے تئیں اور وراثت اسلام کے عظیم الشان کام کو ان پانچ خطرناک نقصانات سے محفوظ رکھنے کے لئے جلد از جلد ادائیگی کا انتظام فرمایا جاوے۔ (قائمقام وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

# وصایا

وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں تا کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر کو اطلاع کر دے۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

**نمبر ۱۴۸۵۳** میں رابعہ بی بی زوجہ چوہدری عبدالرحمن صاحب قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۳۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۵۳ء ساکن چک نمبر ۳۰ این ۵ ڈاکخانہ سنجر پور ضلع رحیم یار خاں صوبہ مغربی پاکستان۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳/۸/۵۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری اس وقت جائداد منقولہ حسب ذیل ہے۔ حق مہر بذمہ خاوند مبلغ ایک صد روپیہ۔ زیور ڈنڈیاں طلائی وزن سوا تولہ قیمت ۱۲۵/- کی ہیں۔ کل جائداد مبلغ ۲۲۵/- ہے۔ اس کے علاوہ میری کوئی جائداد منقولہ یا غیر منقولہ نہیں۔ میں مندرجہ بالا جائداد کی وصیت ۱/۱۰ حصہ کی بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان وصیت کرتی ہوں اور یہ بھی وصیت کرتی ہوں کہ میرے مرنے کے بعد جس قدر بھی جائداد منقولہ یا غیر منقولہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہوگی۔ میری یہ وصیت ہر طرح قائم رہے گی۔

الامۃ نشان انگوٹھا رابعہ بی بی موصیہ
گواہ شد:۔ عبدالرحمن بقلم خود خاوند موصیہ چک نمبر ۳۲ این۔ بی
گواہ شد: محمد بوٹا ساکن چک نمبر ۳۲ این بی ڈاکخانہ سنجر پور۔ ضلع رحیم یار خاں

**نمبر ۱۴۸۷۷** میں امۃ الرشید زوجہ عبدالستار قوم جنجوعہ پیشہ خانہ داری عمر ۴۲ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن باندھی ڈاکخانہ باندھی ضلع نواب شاہ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۳/۱/۵۶ . . . . . . . . . . . . . . . . . . . . . . . . . . حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری جائداد حق مہر مبلغ پانچہزار جو کہ بذمہ خاوند واجب الادا ہیں۔ زیور طلائی بیس تولہ وزن ہے قیمت فی تولہ (۱۰۵) روپیہ جو کہ کل بیس تولہ کی قیمت (۲۱۰۰) اکیس سو روپیہ بنتی ہے۔ کل میزان (۷۱۰۰) سات ہزار ایک سو ہے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ نیز اس کے علاوہ مبلغ پچاس روپیہ جیب خرچ ماہوار ملتے ہیں میں تا زیست اپنی اس ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں گی نیز میرے مرنے کے وقت اس جائداد کے علاوہ اور جائداد جس قدر ثابت ہو اس کی بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہوگی۔

الامۃ:۔ امۃ الرشید
گواہ شد:۔ عبدالستار ولد محمد مقیم خاوند موصیہ باندھی ضلع نواب شاہ
گواہ شد:۔ علی اکبر شاہ بقلم خود سیکرٹری مال گوٹھ حاجی عبدالرحمن

**نمبر ۱۴۸۷۹** میں محمد اسمٰعیل ولد ابراہیم قوم ارائیں پیشہ دوکانداری عمر ۲۵ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن جمالپور ڈاکخانہ دریا خاں مری ضلع نواب شاہ صوبہ خیر پور ڈویژن بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۸/۲/۵۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ کیونکہ میرے والد صاحب بفضل خدا زندہ ہیں میری آمد بذریعہ دوکانداری مبلغ ۴۰/- روپے ماہوار ہوتی ہے میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ نیز میری بوقت وفات جس قدر میری جائداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہوگی

العبد:۔ محمد اسمٰعیل معتمد گوٹھ جمالپور ڈاکخانہ دریا خاں مری
گواہ شد:۔ چوہدری رستم علی سیکرٹری مال جماعت احمدیہ جمالپور ڈاکخانہ دریا خاں
گواہ شد:۔ سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا

**نمبر ۱۴۸۸۱** میں راجہ خاں ولد میاں علم دین قوم کشمیری پیشہ تجارت عمر ساٹھ سال اندازاً تاریخ بیعت ۱۹۲۳ء ساکن وزیر آباد ڈاکخانہ خاص ضلع گوجرانوالہ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۸/۳/۵۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں ایک مکان پختہ کھاریاں مالیت ۵۰۰۰/- اور ایک احاطہ ۱۰ مرلہ واقع وزیر آباد ڈسکہ روڈ مالیتی ۵۰۰/- روپیہ اور ایک احاطہ ۵ مرلہ واقع کھاریاں متصل مکان پختہ مالیتی ۱۰۰۰ روپیہ کل رقم مبلغ ساڑھے چھ ہزار کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتا ہوں اور میری ماہوار آمد اندازاً ایک صد روپیہ ہے۔ جس کے ۱/۱۰ حصہ کو تا زندگی ادا کرتا رہوں گا۔ نیز اقرار کرتا ہوں کہ میرے مرنے پر بھی جو جائداد ثابت ہوگی۔ اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ یعنی صدر انجمن احمدیہ ربوہ ۱/۱۰ حصہ کی مالک ہوگی۔

العبد:۔ راجہ خاں ولد میاں علم دین سوداگر چرم۔
گواہ شد:۔ حکیم شمیم حسین بقلم خود سیکرٹری مال جماعت احمدیہ وزیر آباد
گواہ شد:۔ برکت علی سیکرٹری تعلیم وزیر آباد

**نمبر ۱۴۸۸۸** میں محمد اسمٰعیل بار بر ولد عیدو قوم بھگرتھ پیشہ حجام عمر ۲۷ سال تاریخ بیعت ۱۹۵۵ء ساکن جمالپور ڈاکخانہ دریا خاں مری ضلع نواب شاہ صوبہ خیر پور ڈویژن بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۸/۲/۵۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اس وقت ۱۴ ایکڑ نہری قیمتاً ۲۵۰۰/- پچیس سو روپیہ ہے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ نیز اس جائداد کے علاوہ میری آمد بذریعہ باربری ۵۰۰/- روپیہ سال ہے۔ میں تا زیست اپنی سالانہ آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ نیز میری وقت وفات جس قدر میری جائداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

نقطہ راقم الحروف نور احمد وصیت نمبر ۸۱۰۴ ساکن جمالپور ڈاکخانہ دریا خاں ضلع نواب شاہ۔

العبد:۔ محمد اسمٰعیل
گواہ شد:۔ چوہدری شاہ محمد قائد مجلس خدام الاحمدیہ
گواہ شد:۔ سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا۔ ربوہ

**نمبر ۱۴۹۲۹** میں محمد اسمٰعیل مالی ولد چوہدری کالا قوم جٹ چھینہ پیشہ ملازمت عمر ۴۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۳ء ساکن جھگیاں۔ ڈاکخانہ شیخوپورہ ضلع شیخوپورہ صوبہ سابق پنجاب حال محلہ دارالیمن ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵ اپریل ۱۹۵۸ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

زمین موضع جھگیاں ۱۶ کنال (دلالی) مکان واقع محلہ دارالیمن قیمتی اندازاً آٹھ صد روپیہ اس جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں نیز میری وفات کے وقت جس قدر میری جائداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی

العبد محمد اسمٰعیل مالی۔
گواہ شد عبدالرحمن بی۔ اے بی ٹی سیکنڈ ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ
گواہ شد محمد یوسف۔ محرر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ

**نمبر ۱۴۹۳۰** میں چراغ بی بی زوجہ محمد اسمٰعیل مالی قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۳۵ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن محلہ دارالیمن ربوہ ڈاکخانہ ربوہ ضلع جھنگ صوبہ سابق پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵/۴/۵۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں

میری جائیداد غیر منقولہ کوئی نہیں ہے حق مہر مبلغ تین صد روپیہ (جو میرے خاوند کے ذمہ ہے) کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اس کے علاوہ نہ میری کوئی آمد ہے نہ کوئی جائیداد اگر میرے مرنے پر کوئی جائیداد ثابت ہو تو اس پر بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت حاوی ہوگی۔

العبد چراغ بی بی
گواہ شد عبدالرحمن صدر محلہ باب الابواب۔ ربوہ
گواہ شد محمد اسمٰعیل مالی خاوند موصیہ تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ

**نمبر ۱۴۸۹۰** میں نذیر احمد ولد کرم الٰہی قوم گجر پیشہ کاشتکاری عمر ۵۴ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۵ء ساکن احمد آباد اسٹیٹ ڈاکخانہ نبی سرروڈ ضلع تھرپارکر سندھ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵/۳/۵۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائداد اس وقت منقولہ حسب ذیل ہے۔ غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ منقولہ ایک راس بھینس ایک راس گائے جن کی قیمت ۷۵۰/- روپے ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ نیز میری اس جائداد کے علاوہ میری آمد سالانہ بذریعہ زمینداری کاشتکاری مبلغ ۱۰۰۰/- روپے اندازاً ہے میں تا زیست اپنی سالانہ آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ نیز میری بوقت وفات جس قدر میری جائیداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

العبد نذیر احمد ولد کرم الٰہی
گواہ شد سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا ربوہ
گواہ شد احسان اللہ احمدی احمد آباد اسٹیٹ

## لیڈر از ص ۲

جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ علمائے حق الٰہی پروگرام کے ماتحت تبلیغ و اشاعت دین کا کام ہر وقت اور ہر عہد میں کرتے رہے لیکن مسلمانوں کے سوادِ اعظم کی ذہنیت بُری طرح مسموم ہو کر رہ گئی۔

مغرب نے تو عیسائیت کی فرقہ بندی کی جنگ زرگری سے جمہوریت اور سیکولرزم میں پناہ لی ہے اور بنیادی لحاظ سے وہاں بے حد ترقی ہوئی ہے۔ لیکن مسلمانوں کو سیکولرزم کی پناہ لینے کی ضرورت نہیں۔ بلکہ خود قرآن کریم میں لا اکراہ فی الدین کا اصول ہی دین کو سیاسی جنگ زرگری سے نجات دے سکتا ہے۔ اور اسلامی ملکوں میں کسی ایسی پارٹی بازی کی اجازت نہیں ہونی چاہئے جو "صالحین" اور غیر صالحین کی تفریق پر کی جائے کیونکہ ہر فرقہ اپنے آپ کو ہی صالحین میں سمجھتا ہے اور دوسروں کو غیر صالح قرار دیتا ہے اسلئے یہ تفریق سیاست کے میدان میں ایک عظیم فتنہ ہے۔ جس کو ہر اسلامی ملک کو کوشش کرکے ہمیں اُٹھنے دینا چاہیئے۔ عملاً اس وقت اگر انتخابات وغیرہ میں دین کے نام پر نعرہ بازی ممنوع قرار دے دی جائے تو بڑی حد تک یہ خطرہ مٹایا جاسکتا ہے۔

---